

عَلَيْهِ السَّلَامُ

دُرسِ حَدِيثِ

مَوْجِبَاتِ الْإِيمَانِ

حضرت اقدس پیر و مرشد مولانا سید حامد میاں صاحب کا مجلس ذکر کے بعد درس حدیث ”خاتماہ حامد یہ چشتیہ“ رانیونڈ روڈ لاہور کے زیر انتظام ماہنامہ ”انوار مدینہ“ کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کے اس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔

”فلاح“ کا مطلب ، ایمان کی ”حلاوت“ کی نشانی

اذان میں دُرود شریف کا صحیح طریقہ ، سب سے پہلے شیعوں نے اذان کو بگاڑا

(درس نمبر 10 کیسٹ نمبر 70 سائیڈ A 1987 - 06 - 07)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ أَمَّا بَعْدُ!

حدیث شریف میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ جس آدمی نے اپنے دل میں ایمان کی ایسی کیفیت محسوس کرنی شروع کر دی ہو کہ اللہ کو رب بنانے پر راضی ہو اور اسلام کو اپنا دین بنا کر وہ خوش ہے اور جناب محمد ﷺ کو اپنا رسول بنا کر خوش ہے اللہ تعالیٰ کی رضامندی سے خوش ہے رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا۔ بس جس کا دل ان باتوں پر مطمئن ہو جائے جم جائے اُس نے ایمان کی حلاوت پالی شیرینی پالی !! اس دعا کے کلمات اور موقع بھی بتایا گیا ہے رَضِيْتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا ۲ اذان کے بعد یہ کلمات کہے جائیں۔

اصل طریقہ اذان کا یہ ہے کہ اذان جب دی جا رہی ہو تو (سننے والا) مَوْذَن کے کلمات دہراتا رہے وہ اَللَّهُ أَكْبَرُ اَللَّهُ أَكْبَرُ کہے تو سننے والا بھی یہی کہے جب اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہے

۱۔ مشکوٰۃ شریف کتاب الایمان رقم الحدیث ۹ و مسلم شریف کتاب الایمان رقم الحدیث ۳۴

۲۔ سنن ابن ماجہ کتاب الاذان و السنة فیہ رقم الحدیث ۷۲۱

تو سننے والا بھی یہی کہے اور یہ بھی جائز ہے کہ ”وَأَنَا“ کہہ دے فقط کیونکہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا بھی کیا ہے ”وَأَنَا“ کا ترجمہ ہے ”اور میں بھی“ یعنی مؤذن تو گواہی دے ہی رہا ہے میں بھی دے رہا ہوں۔

اسی طرح اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ جب پڑھتا ہے مؤذن تو بھی یہی کہا جائے گا وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور فقط ”وَأَنَا“ بھی درست ہے۔

اذان اور درود شریف :

درود شریف کا یہاں ذکر نہیں آتا کہ اذان کے درمیان میں جواب دینے والا درود شریف پڑھے حالانکہ اسم گرامی آرہا ہے اور مسئلہ یہ ہے کہ جہاں نام آئے وہاں درود پڑھا جائے صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہا جائے لیکن یہاں نہیں بتایا گیا کیونکہ اذان (تسلسل سے بلا وقفہ کے) چل رہی ہے اُس کے درمیان میں (پڑھنے کا موقع) نہیں (مل رہا)۔

مثال سے وضاحت :

جیسے خطیب جب (جمعہ کا) خطبہ دیتا ہے تو اُس میں بھی وہ پڑھتا ہے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَّسُوْلُهُ تو پھر وہ خود ہی کہتا ہے صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا اور سننے والوں کو (دورانِ خطبہ) یہ کہنا منع ہے کیونکہ بولنا منع ہے اُس وقت صرف (خطبہ) سننا بتایا گیا ہے۔

حنفی مسلک یہی ہے :

تو اصل جو بات ہے وہ وہیں جا کر رہتی ہے صحیح بات جو ہے دین کی وہ وہیں جا کر ٹھہرتی ہے کہ جہاں رسول اللہ ﷺ نے بتلا دیا اور صحابہ کرام نے وہ کر لیا، فقہائے کرام نے بڑی کوششیں کی ہیں تمام چیزیں لکھ دی ہیں، حنفی حضرات نے تو بہت ہی محنت کی ہے کتابوں پر، اور وہ (ان موقعوں پر) منع کرتے ہیں حنفی مسلک یہی ہے، اُس کے بعد پھر آتا ہے حَتَّىٰ عَلَيَّ الصَّلٰوةُ اُس کا جواب

دونوں طرح درست ہے کہ حَيَّ عَلَي الصَّلٰوةِ ہی کہہ دے اور یہ بھی ہے کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اس کا مطلب یا جوڑ حَيَّ عَلَي الصَّلٰوةِ کے ساتھ اس طرح بنتا ہے کہ مؤذن بکرا رہا ہے گویا کہ آؤ نماز کے لیے تو سننے والا یہ کہہ رہا ہے کہ میرا آنا یہ اللہ کی توفیق پر اور اُس کے طاقت بخشے پر ہے۔

”حَوْلَ“ اور ”قُوَّةُ“ میں فرق :

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ ”حول“ کے معنی طاقت کے ہیں اور ”قوت“ کے معنی بھی طاقت کے ہیں لیکن فرق بھی ہے دونوں میں ”حول“ کے معنی ہیں ”ذہنی طاقت فکری قوت“ اور ”قوة“ سے مراد بدنی قوت جسمانی قوت تو جب یہ جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہہ رہا ہے تو گویا خدا سے توفیق چاہتا ہے کہ میرا نماز کے لیے جانا یہ تیری توفیق پر موقوف ہے تو ہی اس کی فکری ذہنی طاقت دے گا کہ ذہن اُدھر جانا چاہے اور تو ہی جسمانی طاقت بھی دے گا تاکہ میں جاسکوں۔

”فلاح“ کا مطلب :

اسی طرح حَيَّ عَلَي الْفَلَاحِ اور کہتے ہیں کہ ”فَلَاحُ“ کا جملہ کلامِ عرب میں بہت بڑا قیمتی جملہ ہے ! اور اس کا ترجمہ کسی زبان میں نہیں ہے ! اور اس کے ہم معنی لفظ عربی زبان میں بھی نہیں ہیں ! آپ تو سمجھتے ہیں کہ معمولی سا لفظ ہے یہ، یہ بات نہیں ہے بلکہ ”فلاح“ کے معنی ہیں دُنیاوی خیر اور آخرت کی خیر دونوں کے معنی لیے گئے ہیں تو دُنیا اور آخرت دونوں کی کامیابی اور خیر اور بھلائی کے لیے آؤ، یہ معنی ہوئے، بہترین کلمات ہیں بہت عمدہ ترجمہ ہے بہت عمدہ جوڑ ہے، اس کے جواب میں بھی وہ یہی کہے گا کہ جو بھی کچھ ہوگا وہ خدا کے دیے سے ہوگا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ خدا ہی طاقت دے گا تو، خدا ہی قوت بخشے گا تو۔ اس کے بعد (مؤذن) جو کلمات کہے وہ دہرا دیں (سننے والے) لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ تک۔

دُرود شریف اذان کے بعد کیوں ؟

اب دُرود شریف رہ گیا تھا پڑھنا تو دُرود شریف وہ اب پڑھے کیونکہ ذکر آیا ہے اذان میں

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ اور جواب آپ نے دیا أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ اور دُرُودِ شَرِيفِ رہ گیا ہے وہاں، تو (اب اذان) سے (فراغت کے) بعد دُرُودِ شَرِيفِ پڑھنا آیا ہے۔

التحیات میں بھی ایسے ہی ہے :

جیسے آپ پڑھتے ہیں التَّحِيَّاتُ میں اُس میں بھی یہی ہے أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ پھر دُرُودِ شَرِيفِ بتایا گیا لہذا آگے دُرُودِ شَرِيفِ پڑھا جائے گا لیکن أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ایسے نہیں بتایا گیا (اور کوئی ایسے پڑھتا بھی نہیں) بلکہ وہ جملہ پورا ہی کیا جائے گا أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ پھر پڑھا جائے گا اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ جو بھی دُرُودِ شَرِيفِ نماز میں آیا ہے۔

تو اذان کے بعد پہلے تو دُرُودِ شَرِيفِ پڑھا جائے گا اُس کے بعد وہ دُعا جو مشہور ہے اَللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ سے آخر تک مکمل دعا پڑھی جائے گی تو اس کے بعد یہ بھی رسول اللہ ﷺ نے بتلایا ہے کہ آدمی یہ دُعا کہہ لے رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا (ﷺ) تو گویا اذان کا مسنون اور متوارث طریقہ تو یہی ہے، ”متوارث“ کے معنی ہیں ایسا عمل جو ہمیشہ سے مسلسل چلا آ رہا ہو۔

اذان میں پہلا بگاڑ شیعوں نے کیا :

شیعوں نے بگاڑ دیا انہوں نے أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ اور عَلِيًّا وَرَبِّي اللَّهُ وَصِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا بیچ میں اضافہ کر دیا۔ اس پر مقدمہ چلا مقدمہ میں انہوں نے اعتراف کیا کہ یہ کلمات جو ہیں یہ بڑھائے ہوئے ہیں اصل اذان جو ہے وہ وہی ہے۔

حنفیوں میں پیدا ہونے والے اہل بدعت کی ایجاد :

اس کے بعد ہمارے (بعض) حنفی لوگ بھی ایسا کرنے لگے کہ اذان سے پہلے پڑھنے لگے دُرُودِ شَرِيفِ تو اب اذان سے پہلے دُرُودِ شَرِيفِ پڑھنا یہ تو کسی بھی کتاب میں نہیں آیا کہیں بھی نہیں آیا

بلکہ اذان کے بعد آیا ہے تو اذان کے بعد تو چپ ہو جاتے ہیں حالانکہ پڑھنا چاہیے اذان کے بعد اگر سکھانا ہی مقصود ہے تو اذان کے بعد پڑھنا چاہیے جبکہ رسول اللہ ﷺ کا ذکر (پہلے) آگیا ہے اذان میں، جب ذکر آگیا ہے تب تو پڑھنا نہیں اور جب ذکر ہی نہیں ہے اُس سے پہلے پڑھ دیا درود شریف۔
مثال سے وضاحت :

تو یہ تو ایسے ہے جیسے کہ رمضان کا چاند جب ہوا تو روزہ نہیں رکھا اور رمضان سے پہلے روزے رکھ لیے اور جب نماز کا وقت آیا مغرب کی، آفتاب غروب ہوا تو نماز ہی نہیں پڑھی اور اُس سے پہلے پڑھ ڈالی نماز گویا وقت سے پہلے۔
بریلی میں بھی کوئی بریلوی ایسا کرتا ہے اور کوئی نہیں کرتا :

اب یہ کیا ہے یہ (بدعت) اپنا اجتہاد ہے یہ کہیں کتابوں میں نہیں ہے حنفی مسلک میں نہیں ہے حنفی مسلک سے آگے بڑھ کر اپنے اجتہاد سے ایسی چیزیں نکال لیں، کوئی کرتا ہے کوئی نہیں کرتا، بریلی میں بھی یہی ہے کوئی (یہ بدعت) کرتا ہے کوئی نہیں کرتا، دیوبندی بریلوی کا فرق ہی نہیں ہے اس کے اندر، مسائل میں تو فرق ہے ہی نہیں دیوبندی بریلوی کا۔

تو بریلی میں جو لوگ بریلوی ہیں وہ بھی نہیں پڑھتے اور فتوے بھی ہیں ایسے، نعیمی صاحب ۱ نے بھی فتویٰ دیا ہے کہ یہ غلط ہے مگر صحیح طریقہ بھی تو بتانا چاہیے نا..... اب صحیح کیا ہے ؟ تو صحیح یہ ہے کہ بعد میں پڑھے درود شریف اور یہ دعا بھی پڑھے اگر مقصود لوگوں کو سنائی ہے اور سکھائی ہے تو یہ کام کرنا چاہیے کہ بعد میں درود شریف پڑھے، درود شریف پڑھ کر پھر یہ بتلائے کہ اَللّٰهُمَّ رَبِّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ سے اختتامِ دعا تک ایسے تھا۔

..... ﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَكُلِّ لِحَافِظُوْنَ﴾ ہم نے یہ قرآن پاک اُتارا ہے

ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے اور یہ فرمایا تھا کہ یہ نبی آخری نبی ہیں تو قرآن پاک بھی محفوظ رکھا اور آخری نبی کی حیات، سیرت، آپ کے احوال اقوال احکام وہ بھی اللہ نے محفوظ رکھے، اس طرح نہیں کہ کسی کو پتہ ہے کسی کو نہیں، نہیں سب کو پتہ ہے اگر کوئی کہتا ہے کہ میرے دل میں جو ہے وہ ہے ”دین“ تو یہ باطل ہے وہ تو معاذ اللہ اسلام سے ہٹ گیا جیسے کسی جاہل پیر کو سنیں آپ اس طرح کی بات کہتے ہوئے، جاہل پیر اس طرح کی باتیں کہہ دیتے ہیں وہ بالکل غلط بات ہے، دین وہی ہے جو کھلم کھلا شک سے بالا اور سامنے ہو، بس وہ دین ہے اور باقی باتیں جو وہ کہہ رہا ہے وہ اُس کی (من گھڑت) بات ہے۔

اگر ”مجذوب“ ہے تو وہ غیر مکلف ہے مجذوب تو ویسے بھی قابلِ اتباع نہیں ہوتا نماز پڑھتا ہوتا ہے ادھر ادھر دیکھتا ہے! نماز پڑھتا ہوتا ہے نیت توڑ کر چل دیتا ہے!! تو اُس کا تو ویسے بھی اتباع نہیں اور اگر ”فرضی مجذوب“ بنا ہوا ہے تو فرضی مجذوب بھی قابلِ اتباع نہیں دونوں ہی منع ہیں۔ تو دین وہ ہے جو کھلم کھلا اور صحیح طریقوں سے ہم تک پہنچا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام پر قائم رکھے اور آخرت میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ نصیب فرمائے،

آمین۔ اختتامی دُعا.....



مخیر حضرات سے اپیل

جامعہ مدنیہ جدید میں بجمہ اللہ چار منزلہ دائرہ الاقامہ (ہوسٹل) کی تعمیر شروع ہو چکی ہے پہلی منزل پر ڈھائی کروڑ روپے کی لاگت کا تخمینہ ہے، مخیر حضرات کو اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی دعوت دی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ (ادارہ)